ادبیات

غزل

جناب الم مظفرنگری

جانبازی و سرگرمیٔ مستانہ سمجھ لے
اے شمع مقامِ غمِ پروانہ سمجھ لے

کیوں اس کو نہ ہر آدمی دیوانہ سمجھ لے
جو نفسِ حقیقت کو بھی افسانہ سمجھ لے

اس جلوۂ در پردہ کو خود بزم میں کوئی
کہنے کو کہے شمع کہ پروانہ سمجھ لے

در پردہ بگولے بھی ہیں پروازِ چمن میں
پھر کیوں نہ کوئی باغ کو ویرانہ سمجھ لے

اس کے لئے باقی نہیں گنجائشِ تسکیں
بروقت یگانے کو جو بیگانہ سمجھ لے

کتنی کسے دی جائے پئے حفظِ مراتب
پہلے اسے اے ساقیٔ میخانہ سمجھ لے

پی پی کے نہ کیوں مست ہو وہ موسمِ گل میں
ہر پھول کو مستی میں جو پیمانہ سمجھ لے

پیغامِ تباہی ہے ہر اک جلوۂ باطل
اے محوِ تماشائے صنم خانہ سمجھ لے

میخانے کو جاتا ہے مگر جانے سے پہلے
واعظ ادبِ محفلِ رندانہ سمجھ لے

مشکل نہیں اس کے لئے تسخیرِ دو عالم
جو مرتبۂ جرأتِ رندانہ سمجھ لے

کیوں اس کیلئے دیر و حرم میں ہے پریشاں
ہر ذرّے میں ہے جلوۂ جانانہ سمجھ لے

بیکار کوئی شے نہیں ٹوٹے ہوئے دل کی
ہر ٹکڑے کو پیمانے کے پیمانہ سمجھ لے

ہوتی ہیں تصور میں یونہی وسعتیں پیدا
قطرے کو بھنور ذرّے کو ویرانہ سمجھ لے

پائے گا الم وہ نہ سیاست میں شکستیں
جو مقصدِ جذباتِ حریفانہ سمجھ لے